

30 مارچ 1962

از عدالت الاعظمیٰ

سینٹرل پروٹریز لمیٹڈ

بنام

ریاست مہاراشٹر اور دیگران

(بی۔ پی۔ سنہا، چیف جسٹس، پی۔ بی۔ گجیندر راگڈ کر، کے۔ این۔ وانجو، این۔ راجا گوپالا آسینگر اور ٹی۔ ایل۔ وینکٹاراما آئیر، جسٹسز)

سیلز ٹیکس۔ تخمینہ۔ ٹیکس ادا کرنے کی ذمہ داری، اگر کھاتہ دار کے طور پر رجسٹرڈ ہونے پر منحصر ہے۔ دائرہ اختیار کی خواہش اور دائرہ اختیار کا فاسد مفروضہ، امتیاز، سی۔ پی۔ اور برار سیلز ٹیکس ایکٹ، 1947 (سی۔ پی۔ اور برار 21 آف 1947) دفعات 3، 4(1)، 8، 10، 11۔

درخواست گزار ناگپور میں کہاروں اور چائنا ویز کی فروخت کا کاروبار کرنے والی ایک کمپنی تھی۔ وسطی صوبہ جات اور برار سیلز ٹیکس ایکٹ یکم جون 1947 کو نافذ العمل ہوا۔ 27 مئی 1947 کو نوٹیفکیشن نمبر 597 اور 599 جاری کیے گئے۔ نوٹیفکیشن نمبر 597 نے 15 اگست 1947 کو مذکورہ ایکٹ کے تحت ٹیکس ادا کرنے والے ڈیلرز کو اپنی رجسٹریشن کروانے کی تاریخ مقرر کی تھی اور نوٹیفکیشن نمبر 599 کے ذریعے ڈسٹرکٹ ایکسائز آفیسر کو رجسٹریشن کے لئے درخواست وصول کرنے اور سرٹیفکیٹ جاری کرنے کے لئے سیلز ٹیکس آفیسر مقرر کیا گیا تھا۔ درخواست گزار کمپنی نے مذکورہ افسر کے سامنے ایک درخواست پیش کی اور سرٹیفکیٹ 21 جولائی 1947 کو جاری کیا گیا لیکن اصل میں 13 ستمبر 1947 کو اپیل کنندہ کو دیا گیا۔ اس کے بعد درخواست گزار نے 30 جون 1951 تک باضابطہ طور پر گوشوارے جمع کرائے اور ٹیکس ادا کیا۔ درخواست گزار نے دسمبر 1951 میں ایک مقدمہ دائر کیا جس

میں موقف اختیار کیا گیا کہ 21 جولائی 1947 کو اپیل کنندہ کو رجسٹریشن سرٹیفکیٹ جاری کرنے والا سیلز ٹیکس آفیسر ایکٹ کے تحت ایسا کرنے کا مجاز نہیں تھا اور اس سے ٹیکس کی وصولی غیر قانونی اور کالعدم تھی، ٹرائل کورٹ نے قرار دیا کہ درخواست گزار کو رجسٹریشن کا سرٹیفکیٹ 13 ستمبر کو دیا گیا تھا۔ 1947 میں یعنی 15 اگست 1947 کو قواعد شائع ہونے کے بعد سرٹیفکیٹ کے اجراء میں اگر کوئی بے قاعدگی تھی تو اس کا ازالہ کر دیا گیا تھا اور مزید کہا گیا تھا کہ درخواست گزار کی سیلز ٹیکس ادا کرنے کی ذمہ داری سیکشن 8 کے تحت رجسٹریشن کے غیر قانونی ہونے سے متاثر نہیں ہوئی تھی۔ اپیل پر ہائی کورٹ نے کہا کہ یہ سوال کہ آیا ایکٹ کی دفعہ 8 کے تحت اپیل کنندہ کی بطور ڈیلر رجسٹریشن درست ہے یا نہیں، فیصلے کا مطالبہ نہیں کرتی کیونکہ اگر یہ غیر قانونی بھی ہے تو اس سے سیلز ٹیکس کا جائزہ لینے کی اس کی ذمہ داری متاثر نہیں ہوتی ہے، اور اپیل خارج کر دی۔ درخواست گزار سپریم کورٹ میں سرٹیفکیٹ کے ذریعے اپیل میں آیا تھا۔

سوال یہ تھا کہ کیا درخواست گزار مرکزی صوبوں اور برار سیلز ٹیکس ایکٹ 7-191 کی دفعات کے تحت اس بنیاد پر ٹیکس ادا کرنے کا ذمہ دار نہیں تھا کہ اسے ایکٹ کی دفعہ 8 کے تحت ڈیلر کے طور پر قانونی طور پر رجسٹرڈ نہیں کیا گیا تھا۔

ہائی کورٹ کا موقف درست تھا کہ اپیل کنندہ اس قانون کے تحت ٹیکس ادا کرنے کا ذمہ دار ہے چاہے دفعہ 8 کے تحت رجسٹریشن درست ہو یا نہ ہو۔ ذمہ داری ایکٹ کی دفعہ 4 کے تحت پیدا ہوئی جو چارجنگ دفعہ تھا اور ذمہ داری ایکٹ کے دفعہ 8 کے تحت ڈیلر کے اندراج سے مشروط نہیں تھی۔

جس ڈیلر نے رجسٹریشن کا سرٹیفکیٹ حاصل کیا ہے جو باطل ثابت ہوتا ہے اس کی حیثیت اصولی طور پر اس شخص سے الگ نہیں کی جاسکتی جو سرٹیفکیٹ حاصل کرنے میں ناکام رہا ہو۔ دفعہ 8 اور 11 کی شق کسی بھی حد تک ٹیکس کی اصل ذمہ داری کو متاثر نہیں کرتی ہے جو ایکٹ کی دفعہ 4 کے ذریعہ عائد کی گئی ہے۔

عدالتی ڈکشن کی کمی اور دائرہ اختیار کے بے قاعدہ مفروضے کے درمیان ایک بنیادی فرق ہے۔ اگرچہ کسی اتھارٹی کی طرف سے کسی ایسے معاملے کے بارے میں دیا گیا حکم جس پر اس کا کوئی دائرہ اختیار

نہیں ہے، کالعدم ہے اور کولیٹرل حملے کے لئے کھلا ہے، لیکن کسی اتھارٹی کی طرف سے جاری کردہ حکم جس کے پاس اس معاملے پر دائرہ اختیار ہے، لیکن جیسا کہ یہ قانون کے ذریعہ مقرر کردہ طریقہ کار کے علاوہ ہے، کالعدم نہیں ہے۔ ان ہی کارروائیوں میں اس پر سوال اٹھایا جاسکتا ہے، لیکن اس کے تابع یہ اچھا ہے اور کولیٹرل حملے کے لئے کھلا نہیں ہے۔ لہذا اگر دفعہ 10(1) کے تحت نوٹس جاری کیے بغیر کسی غیر رجسٹرڈ ڈیلر کے خلاف جانچ پڑتال کی کارروائی کی جاتی ہے تو یہ دائرہ اختیار کے مفروضے میں محض بے قاعدگی ہوگی اور ان کارروائیوں میں منظور کردہ تشخیص کے حکم کو عدالتی دائرہ اختیار سے باہر قرار نہیں دیا جاسکتا اور دفعہ 10(1) پر عمل نہ کرنے کی بنیاد پر ان کے مواخذے کے لیے کوئی مقدمہ دائر نہیں کیا جائے گا۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 205 آف 1961۔

1955 کے ایف اے نمبر 32 میں ناگپور میں بمبئی ہائی کورٹ (سرکٹ پنچ) کے 16 جون 1959 کے فیصلے اور فرمان کے خلاف اپیل۔

درخواست گزاروں کی طرف سے شنکر آئند، ایم ایس گپتا اور گنپت رائے۔

ایم سی سینٹرواڈ، اٹارنی جنرل برائے بھارت۔

مدعا علیہ نمبر 3 کی طرف سے سی کے دپتری، سالیسٹر جنرل آف انڈیا ایچ این سانیا، ایڈیشنل سالیسٹر جنرل آف انڈیا، این ایس بندرا اور پی ڈی مینن شامل ہیں۔

30 مارچ 1962ء کو عدالت کا فیصلہ سنایا گیا۔

جسٹس وینکٹرام ایر: بمبئی ہائی کورٹ کے فیصلے کے خلاف اس اپیل کا واحد نکتہ یہ ہے کہ آیا اپیل کنندہ مرکزی صوبوں اور برار سیلز ٹیکس ایکٹ، 1947 (ایکٹ 21 آف 1947) کی دفعات کے تحت ٹیکس ادا کرنے کا ذمہ دار نہیں ہے، اس بنیاد پر کہ یہ ایکٹ کی دفعہ 8 کے تحت ڈیلر کے طور پر قانونی

طور پر رجسٹرڈ نہیں ہے۔ اس دلیل سے متعلق حقائق یہ ہیں کہ وسطی صوبوں اور برار سیلز ٹیکس ایکٹ، جسے بعد میں "ایکٹ" کہا جاتا ہے، کو 23 مئی 1947 کو گورنر جنرل کی منظوری ملی اور یہ یکم جون 1947 کو نافذ العمل ہوا۔ 27 مئی 1947 کو صوبائی حکومت کی جانب سے ایک نوٹیفکیشن نمبر 601 جاری کیا گیا جس میں مسودہ قواعد شائع کیے گئے جو اس نے ایکٹ کے دفعہ 28 کے تحت تفویض کردہ اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے بنانے کی تجویز دی اور 15 اگست 1947 کو بالآخر منظور کردہ قواعد شائع کیے گئے۔ اس دوران دو دیگر نوٹیفکیشن نمبر 597 اور 599 27 مئی 1947 کو جاری کیے گئے تھے، ایکٹ کی دفعہ 8 کے تحت 15 اگست 1947 کو مذکورہ ایکٹ کے تحت ٹیکس ادا کرنے والے تمام ڈیلرز اپنی رجسٹریشن کی تاریخ یا اس پر رجسٹریشن کرائیں گے اور نمبر 599 کے تحت ڈسٹرکٹ ایکسائز افسران کو رجسٹریشن کے لیے درخواستیں وصول کرنے اور رجسٹریشن کے لیے درخواستیں وصول کرنے کے لیے سیلز ٹیکس افسر مقرر کیا گیا تھا۔ ایکٹ کی دفعہ 8 کے تحت سرٹیفکیٹ جاری کرنے کے لئے۔

درخواست گزار ایک کمپنی ہے جو ناگپور میں چائنا ویئر کی تیاری اور فروخت میں کاروبار کر رہی ہے۔ 2 جولائی 1947ء کو اس نے مذکورہ نوٹیفکیشن کے مطابق سیلز ٹیکس آفیسر کو ایک درخواست پیش کی کہ وہ خود کو ڈیلر ٹنڈر ایکٹ کے طور پر رجسٹر کرے۔ اس درخواست پر 21 جولائی 1947 کو ایک سرٹیفکیٹ جاری کیا گیا اور اصل میں 13 ستمبر 1947 کو اپیل کنندہ کو دیا گیا۔ اس کے بعد درخواست گزار ایکٹ میں فراہم کردہ ریٹرن جمع کرا رہا تھا اور اس کا جائزہ لیا گیا اور یکم جون 1947 سے 30 جون 1951 تک کی مدت سے ٹیکس ادا کیا گیا۔ اس کے کچھ عرصے بعد درخواست گزار کے ذہن میں یہ خیال آیا کہ اس ایکٹ کے تحت مدعا علیہان کی جانب سے کی جانے والی کارروائی غیر مجاز ہے، تشخیص غیر قانونی ہے اور اس کے نتیجے میں وہ سیلز ٹیکس کے طور پر ادا کی گئی رقم کی واپسی کا حقدار ہے۔ چنانچہ 18 دسمبر 1951 کو اس نے مقدمہ دائر کیا جس میں سے موجودہ اپیل میں یکم جون 1947 سے 30 جون 1951 کے دوران سیلز ٹیکس کی مد میں ادا کی گئی رقم 6650-11-9 روپے کی واپسی اور 8650-11-9 روپے ہر جانے کے طور پر 2000 روپے کی رقم واپس کرنے کا دعویٰ کیا گیا ہے۔ اگرچہ دعوے کی حمایت میں کئی بنیادیں پیش کی گئیں، لیکن اب ان میں سے صرف ایک سے نمٹنا ضروری ہے، اور وہ یہ ہے کہ 21 جولائی 1947 کو درخواست گزار کو رجسٹریشن سرٹیفکیٹ جاری کرنے والا سیلز ٹیکس افسر اس ایکٹ کے تحت ایسا کرنے کا مجاز نہیں تھا اور اس کے نتیجے میں ٹیکس کی تمام تشخیص اور وصولیاں غیر قانونی اور کالعدم

تھیں۔ اس دلیل کی بنیاد یہ ہے کہ ایکٹ کی دفعہ 3(1) ریاستی حکومت کو یہ اختیار دیتی ہے کہ وہ کسی بھی شخص کو سلیزٹیکس کمشنر مقرر کرے اور ایسے دیگر افراد کو کسی بھی مقررہ عہدے کے تحت اس کی مدد کرے جو وہ مناسب سمجھتی ہے۔ 27 مئی 1947 کو نوٹیفیکیشن نمبر 595 کے ذریعہ حکومت نے دفعہ 3(1) کے تحت تفویض کردہ اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے ایکسائز کمشنر، وسطی صوبوں اور بیرار کو سلیزٹیکس، وسطی صوبوں اور بیرار کا کمشنر مقرر کیا۔ اس نوٹیفیکیشن کے جواز پر اب کوئی سوال نہیں ہے۔ یہ جملہ 27 مئی 1947 کے نوٹیفیکیشن نمبر 599 پر ہے جس میں حکومت نے ایکٹ کی دفعہ 3 کے تحت کام کرتے ہوئے ہدایت کی تھی کہ ایکٹ کی دفعہ 8 کے تحت سرٹیفیکٹ کے اندراج کے مقصد کے لئے اضلاع کے انچارج ڈسٹرکٹ ایکسائز افسران سلیزٹیکس افسر ہوں گے۔ یہ کہا جاتا ہے کہ دفعہ 3(1) حکومت کو "کسی بھی مقررہ عہدوں کے تحت دیگر افراد" کو مقرر کرنے کا اختیار دیتی ہے، کہ دفعہ 2(ای) میں لفظ "متعین" کی تعریف "اس ایکٹ کے تحت بنائے گئے قواعد کے ذریعہ مقرر کردہ" کے طور پر کی گئی ہے اور یہ کہ قواعد آخر کار 15 اگست کو ہی نافذ العمل ہوئے۔ 27 مئی 1947 کو دفعہ 8 کے تحت ڈسٹرکٹ ایکسائز افسران کی بطور سلیزٹیکس آفیسر تعیناتیدفعہ 3(1) کی خلاف ورزی تھی اور اس کے نتیجے میں 21 جولائی 1947 کو اس نوٹیفیکیشن کے تحت مقرر کردہ افسر کی جانب سے رجسٹریشن سرٹیفیکٹ کا اجرا کا عدم تھا۔

مقدمے کی سماعت کرنے والے ناگپور کے سول جج نے کہا کہ چونکہ درخواست گزار کو رجسٹریشن کا سرٹیفیکٹ 13 ستمبر 1947 کو دیا گیا تھا، یعنی 15 اگست 1947 کو قواعد کے شائع ہونے کے بعد، 21 جولائی، 1947 کو رجسٹریشن سرٹیفیکٹ کے اجراء میں اگر کوئی بے قاعدگی تھی تو اسے ٹھیک کر دیا گیا تھا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ درخواست گزار کی سلیزٹیکس ادا کرنے کی ذمہ داری دفعہ 8 کے تحت رجسٹریشن کے غیر قانونی ہونے سے متاثر نہیں ہوتی۔ نتیجتاً انہوں نے اخراجات کے ساتھ مقدمہ خارج کر دیا۔

اس فیصلے کے خلاف اپیل کنندہ نے ناگپور ہائی کورٹ میں اپیل کو ترجیح دی اور اس کی سماعت بابے ہائی کورٹ کی ایک بیچ نے کی جس میں اسے ریاستی تنظیم نو ایکٹ کے تحت منتقل کر دیا گیا۔ فاضل ججوں نے کہا کہ قانون کی دفعہ 8 کے تحت درخواست گزار کا بطور ڈیلر اندراج جاتا ہے یا نہیں، اس سوال پر کوئی فیصلہ نہیں کیا جاسکتا کیونکہ اگر یہ غیر قانونی بھی ہے تو اس سے سلیزٹیکس کی ذمہ داری متاثر نہیں ہوتی اور اس تناظر میں انہوں نے اپیل کو مسترد کر دیا لیکن آئین کی دفعہ 109 سی پی سی اور آرٹیکل 132(2) کے تحت سرٹیفیکٹ جاری کر دیا۔

ہمارے فیصلے میں ہائی کورٹ نے واضح طور پر اپنے خیالات کو درست قرار دیا ہے کہ اپیل کنندہ ایکٹ کے تحت ٹیکس ادا کرنے کا ذمہ دار تھا چاہے دفعہ 8 کے تحت رجسٹریشن درست ہو یا نہ ہو۔ یہ ذمہ داری دفعہ 4 کے تحت پیدا ہوئی جو چارجنگ دفعہ ہے۔ دفعہ 4 درج ذیل ہے:

34(1) (الف) مدھیہ پردیش میں ضم شدہ علاقوں کو چھوڑ کر ہر وہ ڈیلر جس کا کاروبار اس ایکٹ کے نفاذ کے بعد سال کے دوران قابل ٹیکس مقدار سے زیادہ تھا، اس ایکٹ کے نفاذ کے بعد ہونے والی تمام فروخت پر اس ایکٹ کی دفعات کے مطابق ٹیکس ادا کرنے کا ذمہ دار ہوگا۔

یہ ذمہ داری دفعہ 8 کے تحت ڈیلر کی رجسٹریشن سے مشروط نہیں ہے۔ دفعہ 8(1) کے مطابق کوئی بھی ڈیلر اس ایکٹ کے تحت ٹیکس ادا کرنے کا ذمہ دار ہونے کے باوجود ڈیلر کے طور پر اس وقت تک کاروبار نہیں کرے گا جب تک کہ وہ اس طرح رجسٹرڈ نہ ہو اور اس کے پاس رجسٹریشن سرٹیفکیٹ نہ ہو۔ دفعہ 11(آئی) میں کہا گیا ہے کہ "اگر کمشنر مطمئن ہے کہ کسی رجسٹرڈ ڈیلر کی طرف سے کسی مدت کے سلسلے میں پیش کردہ گوشوارے صحیح اور مکمل ہیں، تو وہ ان پر ڈیلر کا جائزہ لے گا"۔ یہ دفعات کسی بھی حد تک ٹیکس کی اصل ذمہ داری کو متاثر نہیں کرتی ہیں جو دفعہ 4-اے ڈیلر کی جانب سے عائد کی گئی ہے جو خود کو رجسٹرڈ کرانے میں ناکام رہتا ہے تو اسے دفعہ 8(1) کا نشانہ بنایا جائے گا اور دفعہ 11(1) کے ذریعہ حاصل ہونے والے فوائد سے محروم کیا جاسکتا ہے لیکن یہ ایکٹ اسے اس ڈیلر سے بہتر پوزیشن میں نہیں رکھتا ہے جس نے خود کو دفعہ 8(1) کے تحت رجسٹرڈ کرایا ہے اور اسے اپنی ذمہ داری سے بری الذمہ قرار دیتا ہے۔ دفعہ 4 کے تحت ٹیکس ادا کریں۔ رجسٹریشن کا سرٹیفکیٹ حاصل کرنے والے ڈیلر کی حیثیت جو غیر قانونی ثابت ہوتی ہے، پرنسپل پر اس شخص سے الگ نہیں ہو سکتی جو سرٹیفکیٹ حاصل کرنے میں ناکام رہا ہو۔

درخواست گزار کی طرف سے یہ دلیل دی گئی تھی کہ اس سے ڈیلر رجسٹرڈ ہے یا نہیں اس کا اندازہ لگانے کے لئے مقرر کردہ طریقہ کار میں فرق پڑے گا۔ یہ کہا گیا تھا کہ دفعہ 10(1) کے تحت جہاں ہر رجسٹرڈ ڈیلر تشخیص کے مقاصد کے لئے ریٹرن دینے کا پابند ہے، وہ صرف اس صورت میں ریٹرن بھیجنے کا ذمہ دار ہے جب کمشنر کی طرف سے مقررہ طریقے سے جاری کردہ نوٹس کے ذریعہ ایسا کرنے کی ضرورت ہو اور



دفعہ 14(1) کے مقصد کو پورا کرنے کے لئے وضع کردہ قاعدہ 22 میں کہا گیا ہے کہ اگر کمشنر کوریٹرن بھیجنے کی ضرورت ہو۔ اس کی رائے ہے کہ رجسٹرڈ ڈیلر کے علاوہ کوئی دوسرا ڈیلر ٹیکس ادا کرنے کا ذمہ دار ہے، وہ اس میں متعین کردہ فارم میں اسے نوٹس بھیج سکتا ہے، جس میں اسے ریٹرن جمع کرانے کی ضرورت ہوگی۔ یہ دلیل دی گئی ہے کہ سیلز ٹیکس افسر کا دائرہ کار غیر رجسٹرڈ ڈیلرز کے حوالے سے تشخیص کے لئے کارروائی کرنے کا اختیار دفعہ 10 اور قاعدہ 22 کے ذریعہ مقرر کردہ نوٹس کے اجراء پر منحصر ہے اور چونکہ اپیل کنندہ کے معاملے میں ایسا کوئی نوٹس جاری نہیں کیا گیا تھا، لہذا تشخیص کی کارروائی کو نااہل قرار دیا جانا چاہئے، اگر رجسٹریشن سرٹیفکیٹ غیر قانونی ہے۔ ہمیں اس جھگڑے میں کوئی طاقت نظر نہیں آتی۔ ٹیکس دینے والے حکام قانون کی دفعات 3 اور 11 کے تحت تخمینہ لگانے کے لئے اپنا دائرہ اختیار حاصل کرتے ہیں، نہ کہ دفعہ 10 کے تحت، جو خالصتا طریقہ کار ہے۔ درخواست گزار خود دفعہ 10(1) کے تحت رضا کارانہ طور پر گوشوارے جمع کر رہا تھا جس پر تخمینہ لگایا گیا تھا اور اب اس کے لیے یہ کہنا بے کار ہے کہ اس کے اپنے گوشواروں پر کی جانے والی کارروائی دائرہ اختیار سے باہر ہے۔

اس سلسلے میں یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ دائرہ اختیار کے فقدان اور دائرہ اختیار کے غیر قانونی مفروضے کے درمیان ایک بنیادی فرق ہے، اور اگرچہ کسی اتھارٹی کی طرف سے کسی ایسے معاملے کے بارے میں جاری کردہ حکم جس پر اس کا کوئی دائرہ اختیار نہیں ہے، کالعدم ہے اور اس پر کولیشنر حملے کے لئے کھلا ہے، ایک اتھارٹی کی طرف سے جاری کردہ حکم جس کے پاس اس معاملے پر دائرہ اختیار ہے، لیکن یہ مان لیا ہے کہ یہ قانون کے ذریعہ متعین کردہ طریقہ کار کے علاوہ کوئی اور نہیں ہے، یہ باطل نہیں ہے۔ ان ہی کارروائیوں میں اس پر سوال اٹھایا جاسکتا ہے، لیکن اس شرط کے ساتھ کہ یہ اچھا ہے، اور کولیشنر حملے کے لئے کھلا نہیں ہے۔ لہذا اگر دفعہ 10(1) کے تحت نوٹس جاری کیے بغیر کسی غیر رجسٹرڈ ڈیلر کے خلاف جانچ پڑتال کی کارروائی کی جاتی ہے تو یہ دائرہ اختیار کے مفروضے میں محض بے ضابطگی ہوگی اور ان کارروائیوں میں منظور کردہ اسسمنٹ آرڈر کو دائرہ اختیار سے باہر قرار نہیں دیا جاسکتا اور دفعہ 10(1) پر عمل نہ ہونے کی بنیاد پر ان کے مواخذے کے لیے کوئی مقدمہ دائر نہیں کیا جائے گا۔ ایسا اس وقت ہونا چاہیے جب اپیل کنندہ نے خود دائرہ اختیار میں پیش کیا ہو اور واپسی کی ہو۔ اس کے مطابق ہم فاضل ججوں سے اتفاق کرتے ہیں کہ اگر دفعہ 8 کے تحت اپیل کنندہ کا بطور ڈیلر رجسٹریشن خراب بھی ہے تو

اس کا ایکٹ کے تحت اس کے خلاف کی گئی کارروائی اور اس کے تحت ٹیکس کی تشخیص پر کوئی اثر نہیں پڑتا ہے۔

ہمیں یہ بھی شامل کرنا چاہئے کہ اس ایکٹ کی دفعہ 21 سول عدالتوں کے دائرہ اختیار کو محدود کرتی ہے کہ وہ اس قانون کے تحت حکام کی طرف سے جاری کردہ کسی بھی حکم پر سوالیہ سماعت کریں، اور ہم نے جو نقطہ نظر اختیار کیا ہے اس میں اس سوال پر جانا غیر ضروری ہے کہ آیا اس دفعہ کے پیش نظر موجودہ مقدمہ قابل سماعت ہے یا نہیں۔

اس اپیل میں کوئی خوبی نہیں ہے اور اسے اخراجات کے ساتھ خارج کر دیا جاتا ہے۔

اپیل خارج کر دی گئی۔